السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل دوران سفر سہولیات میسر ہوتی ہیں، ایسے حالات میں دوران سفر اگر روزہ رکھ لیا جائے تو کیا حرج ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ کی فرضیت کے متعلق چند ایک شرائط ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان حالتِ حضر میں ہو کیونکہ مسافر کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: ''اگر کوئی بیمار ہو یا سفر کے دوران ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر سکتا ہے''[1]۔

جمہور اہل علم کا یہی فتویٰ ہے کہ مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ رکھنا واجب نہیں بلکہ اسے چھوڑ دینے کی اجازت ہے لیکن بعد میں اسے متروکہ روزے رکھنا ہوں گے۔ اگر وہ دوران سفر روزہ رکھنے کی ہمت پاتا ہے تو روزہ رکھ لے۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آیا میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں کیونکہ وہ اکثر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔''[2]

ہمارے رجحان کے مطابق مسافر کے لیے روزہ رکھنے یا چھوڑنے کے متعلق کچھ تفصیل ہے:

اگر مسافر کے لیے روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہوں تو ایسی صورت میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بروقت فرض کی ادائیگی بھی ہو جائے گی پھر رمضان میں رکھا جانے والا روزہ غیر رمضان کے روزہ سے افضل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران سفر سخت گرمی کے دنوں میں روزہ رکھنا ثابت ہے بلکہ بعض صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ بحالت روزہ ہوتے تھے۔ چنانچہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سخت گرمی کے دنوں میں سفر کے لیے نکلے، گرمی اس قدر تھی کہ آدمی شدت حرارت کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزہ رکھتے تھے، ان کے علاوہ اور کوئی روزہ نہیں رکھتا تھا۔''[3]

اگر دوران سفر روزہ رکھنا باعث مشقت ہو تو ایسی حالت میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ سفر میں تھے، آپ کو اطلاع دی گئی کہ لوگوں پر دوران سفر روزہ رکھنا بہت مشکل اور تکلیف کا باعث ہے تو آپ نے سنتے ہی پانی منگوایا اور لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا تاکہ لوگ اس سلسلہ میں آپ کی اقتداء کر سکیں، پھر آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ ابھی بھی بحالت روزہ ہیں تو آپ نے ان کے متعلق فرمایا: ''یہی لوگ نافرمان ہیں، یہی لوگ نافرمان ہیں۔''[4]

اگر روزہ رکھنے میں ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام اور باعث گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔''[5]

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دوران سفر تھے، آپ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا نیز وہاں ایک شخص تھا جس پر سایہ کیا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ روزہ رکھے ہوئے ہے، آپ نے فرمایا: ''دوران سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''[6]

اگر دوران سفر روزہ رکھنے سے سفر میں مشقت ہو سکتی ہے یا ایسی کمزوری لاحق ہو سکتی ہے جو ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے تو روزہ رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرہ: ۱۸۵۔

[2] بخاری، الصوم: ۱۹۴۳۔

[3] بخاری الصوم: ۱۹۴۵۔

[4] مسلم الصیام: ۱۱۱۴۔

[5] النساء: ۲۹۔

[6] ۔ بخاري، الصوم: ١٩٤٦

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:233

محدث فتویٰ